فا ۹۹

۹۹

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ (الحدیث)

مرآۃ العرفان

کلام منظوم

حضرت قبلۂ عالم سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑا شریف

Marfat.com

دمدمہ ایں نائے از دمہائے اوست
ہائے و ہوئے رُوح از ہیہائے اوست

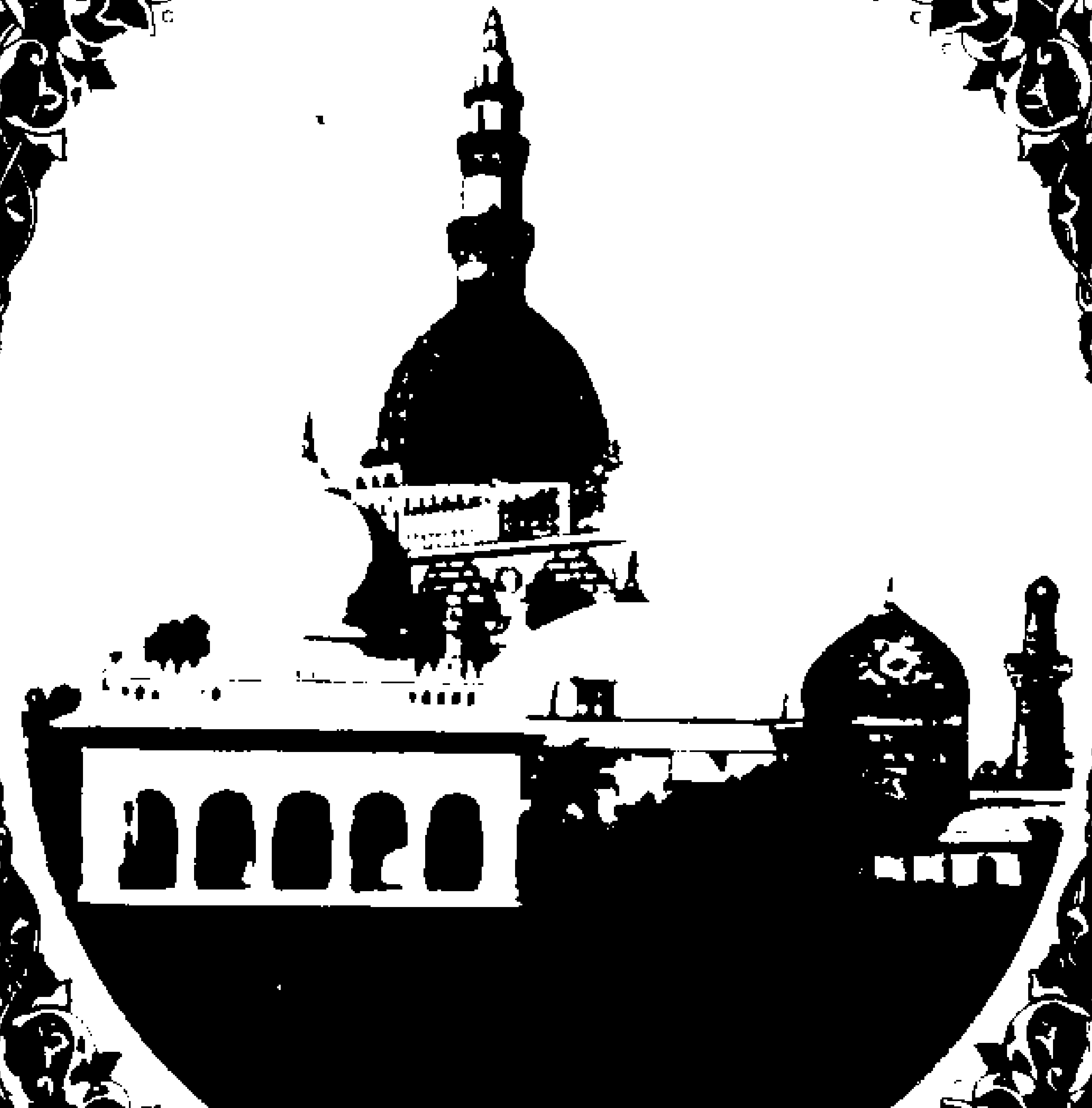

کلامِ منظوم

سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف

Marfat.com

Marfat.com

اَلْاِنْسَانُ سِرِّی وَاَنَا سِرُّہٗ (الحدیث)

مِرْاٰۃُ الْعِرْفَان

کلامِ منظوم اعلیحضرت شمس شریعتِ محمدیہ ماہ طریقتِ چشتیہ پیر روشن ضمیر
قبلہ عالم سید مہر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز

بایمأ

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

باہتمام

جناب سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سید پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مرتبع ایڈیشن بار ...	دوم
مقام اشاعت ...	گولڑہ شریف، ضلع اسلام آباد
مطبع ...	پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز لمیٹڈ، لاہور
کتابت ...	خوشی محمد خوش رقم جالندھری
تاریخ اشاعت ...	رجب المرجب ۱۴۰۶ھ مطابق اپریل ۱۹۸۶ء

Marfat.com

تعارف

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی قادری الگیلانی قدس سرہ العزیز کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اُنیسویں صدی عیسوی میں پنجاب کے خطہ پوٹھوہار کے قصبہ گولڑا ضلع راولپنڈی میں جلوہ افروز ہُوئے۔ اور مشاہیر عُلمائے شریعت اور مشائخ طریقت سے اکتساب علم و عرفان فرمانے کے بعد ایک جہان کو اپنے علمی اور رُوحانی فیض سے مُستفیض فرمایا۔ چنانچہ آپ کی تصنیفات سیف چشتیائی، تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، اعلاء کلمۃ اللہ، الفتوحات الصمدیہ، شمس الہدایہ، مکتوبات طیّبات اور ملفوظاتِ مہریہ آپ کے تبحّر علمی اور رفعِ رُوحانی کی بیّن ثبوت ہیں۔

اگرچہ آنجناب کا مشغلہ شعر و شاعری نہیں تھا۔ تاہم بعض اوقات بلا تکلف بطریق "آمد" آپ کی زبان مُبارک سے بعض اشعار اور غزلیات منصّۂ شہود پر آئے ہیں۔ جو آپ کی قلبی کیفیّات کے آئینہ دار ہیں۔

حضرتؒ کی بعض پنجابی نظمیں قبولِ عام حاصل کر چکی ہیں اور بے پناہ تاثیر کی حامل ہیں۔ بالخصوص وُہ نعت جس کا مطلع ہے "اج سک متراں دی ودھیری اے کیوں دلڑی اُداس گھنیری اے" اور دو اور نعتیں ع "اجے بھی اوہ پیاں دسدیاں ساڈوں ماہی والیاں ٹاہلیاں" اور ع "دل لگڑا بے پرواہ دے نال" اس مُلک میں قوالی کی جان سمجھی جاتی ہیں۔

ذیل میں آپ کے منظوم کلام کا مُعتدبہ حصہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے جس میں آپ کی

Marfat.com

تقریباً تمام وُہ غزلیات، نعتیں، نظمیں اور اشعار دیئے جا رہے ہیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے ملے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ہے ہر نظم کے ساتھ وُہ واقعات بھی مختصراً بیان کر دیئے گئے ہیں جن کے اثر کے تحت اشعار ظہور میں آئے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے مقبولان کے ارشادات اور تعلیمات سے فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیاز مندِ درگاہِ مہریہ

فیض احمد فیض

حال مقیم آستانۂ عالیہ مہریہ، گولڑا شریف

۲۹۔ صفر المظفر

سنہ ۱۳۹۴ھ

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	پنجابی نظم "کُن فیکُون تاں کل دی گل ہے"	۲
۲	فارسی غزل "سینہ مالا مال درد ست وجود بیہر دمے"	۳
۳	فارسی غزل "مئے توحید از خمخانۂ غیب"	۴
۴	ملک سُلطان محمُود کے خط کا منظُوم جواب	۴
۵	فارسی نعت "آشفتۂ ماہ رُوئے پُر ناز وستمگارم"	۵
۶	فارسی نظم "گونامہ سیاہ کردم از بسکہ گناہگارم"	۶
۷	فارسی مُناجات "گرچہ غرق بحر عصیانیم ما"	۷
۸	فارسی نعت "صبا زطرۂ شبرنگ مہوش طناز"	۸
۹	فارسی نظم "راوی از ہجراں شکایت می کند"	۸
۱۰	خواجہ نظام الدینؒ صاحب تونسوی اور قاضی سربلند خاں پشاوری کے خطوط کے منظُوم جواب	۹
۱۱	"مثنوی نور"	۱۰
۱۲	اُردو غزل "دلا کس کی لگن میں پھرتا ہے وحشی تو بن بن میں"	۱۲
۱۳	فارسی نظم در مدح خواجہ شمس الدین صاحب سیالوی	۱۴

Marfat.com

نمبر شمار	عُنوان	صفحہ
۱۴	پنجابی اشعار اَور ہندی کبت	۱۶
۱۵	پنجابی نظم۔"سار باناں مِہرباناں راہیا"	۱۷
۱۶	پنجابی نظم۔"نسیما قاصدانہ ویس لائیں"	۱۸
۱۷	ہندی خیال"جب سے لاگے تورے سنگ نین پیا"	۱۹
۱۸	پنجابی مُناجات"اجے بھی اُوہ پیاں دِسدیاں سانوں ماہی والیاں ٹاہلیاں"	۲۰
۱۹	پنجابی نعت۔"دِل لگڑا بے پرواہاں نال"	۲۲
۲۰	مشہور پنجابی نعت"اَج سِک متراں دی ودھیری اے"	۲۵
۲۱	پنجابی مرثیہ"۔لایا مہندی خُون اجل دی اے"	۲۷
۲۲	فارسی مثنوی المعرُوف"گومگو"	۲۹

Marfat.com

کلام منظوم حضرت قبلۂ عالم گولڑوی رح

حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ پنجابی اور فارسی زبان کے ایک نغز گو سخنور تھے۔ آپ کا کلام جو نعت، مُناجات اور تصوف پر مشتمل ہے اپنی سلاست اور انوکھے انداز کی وجہ سے غلبۂ حال کا مرقع معلوم ہوتا ہے۔ کئی طویل نظمیں فی البدیہہ لکھتے یا لکھوا دیتے تھے واردات غیبی کی تاثیر سے ایک مرتبہ قافیہ و ردیف سے بے نیاز ہو کر بھی کلام ارشاد فرمایا ہے۔ چُنانچہ اپنے فرزند حضرت قبلہ بابُوجی کی طرف ایک مکتوب میں اس قسم کا ایک شعر درج کر کے فرماتے ہیں۔ لسان الوقت کو قافیہ و ردیف سے غرض نہیں۔ لہذا مجنُونانہ مضامین پر عقلا کو مواخذہ کا استحقاق نہیں :

کبھی کسی اُستاد کا کلام پسند فرماتے تو طبع عالی پرواز کر کے اپنے بلند مقام سے جواب کہہ جاتی۔ چُنانچہ حضرت سید بُلھے شاہ صاحب نے فرمایا تھا ؎

کُن فیکُون جداں آکھیا آہا تاں اساں وی کولے آہے

جب اللہ نے کُن فیکون کے الفاظ کہے تھے اس وقت ہم بھی پاس ہی تھے

کدے لامکان مکان اساڈا کدے بُت وچ آن پھسیا سے

کبھی لامکان جائے ٹھکانہ تھا مگر اب اس پتلے میں مقید ہیں

کدے ملک اسانوں سجدے کردے کدے خاک وچ آن رُلیا سے

کبھی ہم فرشتوں سے سجدہ لیتے تھے مگر اب خاک میں لت پت ہیں

بُلھے شاہ نفس پلیت نے پلیت کیتا کوئی مُڈھ دے پلیت تاں نا سے
بُلھے شاہ! نفس کے ہاتھوں ہم ہوئے پلید ازل سے تو ہم پاکیزہ تھے

Marfat.com

۱۔ اس زمین میں ہمارے حضرتؒ کا ارشاد ہے :۔

کُن فیکُون تاں کل دی گل ہے اساں اگے پریت لگائی

کُن فیکون تو کل کی بات ہے ہم نے اُس سے بہت پہلے پریت لگائی تھی

توں ہیں حرف نشان نہ آہا جدوں دتی میم گواہی

میم نے اُس وقت گواہی دی جب تیرا میرا نشان بھی نہ تھا

اجے وی سانوں اوہے دسدے بیلے بُوٹے کاہی

اُس وقت کے آثار ہمیں اب بھی نظر آ رہے ہیں

مہر علی شاہ رل تاہیوں بیٹھے جداں سِک دوہاں نوں آہی

اے مہر علی شاہ دونوں کو ایک دُوسرے کی طلب تھی اس لیے مل بیٹھے ہیں

(اس رُباعی میں حضرتؒ نے اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ کے مطالب کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو حضرت امام احمد بن حجرؒ نے مُسند عبد الرزاقؒ سے بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کی ہے کہ کہا حضرت جابرؓ نے ۔ یا رسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا فرمایا تھا؟ فرمایا سب سے پہلے ۔ اے جابرؓ ۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے نبیؐ کے نور کو اپنے نُور سے پیدا کیا ۔ اور یہ نُور بقدرت و مشیت خُداوندی پھرتا رہا جہاں اُس نے چاہا ۔ اُس وقت کوئی شے نہ تھی ۔ نہ لوح نہ قلم ۔ نہ بہشت نہ دوزخ ۔ نہ فرشتے ۔ نہ آسمان نہ زمین ۔ نہ سُورج نہ چاند ۔ نہ جنّ نہ آدمی ۔ پھر جب مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ ہُوا ۔ تو اللہ نے اُس نُور کو چار اجزا پر تقسیم فرمایا ۔ پہلے جُزو سے قلم دُوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش کو پیدا کیا ۔ اور چوتھے جُزو کو پھر چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ۔ پہلے سے آسمان دُوسرے سے زمین ۔ تیسرے سے بہشت اور دوزخ پیدا کیے ۔ پھر چوتھے حصّہ کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ۔ پہلے سے مومنین کی آنکھوں کا نُور دُوسرے سے اُن کے دلوں کا نُور تیسرے سے نُورِ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو پیدا کیا ۔ حضرت سیّد محمد حنفادیؒ حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ چوتھے حصّہ سے اَرواحِ انبیاء پیدا کیے گئے اور مابقی کو پُشتِ آدم میں رکھا گیا)

Marfat.com

خواجہ حافظ شیرازیؒ کی ایک غزل کا شعر ہے :۔

سینہ مالامال درد است اے دریغا مرہمے
دل زتنہائی بجاں آمد خدارا ہمدمے

حضرتؒ نے اسی رنگ میں اس طرح فرمایا ہے :۔

۲۔ سینہ مالامال درد است و بجویدہر دمے
درد بر دردے دگر زخمے بجائے مرہمے

قرعۂ فالش بنام آدم خاکی زدند
گل بودنے دل کہ با دردے بجوید مرہمے

دل کند زخمے رفو گر مہرباں دارد طلب
نوک مژگاں را صبا بار دگر گو مرہمے

بستہ شد اندر ازل خاطر بداں شور جہاں
کز نسیم تاب زلفش نو بیاں پیچ ہمے

الکحل للعینین املح والزج الحاجبین
سرمگیں چشمے کماں ابرو ملیحے ار حمے

روئے تاباں والضحیٰ واللیل مویش ذاسجیٰ
و ز فتحانش بوئے یسین از متبسمے

دوش در گوشم رسیدہ از سگاں کوئے دوست
مہر مارا کے سزد ہر خود پرستے بے غمے

حضرتؒ کی یہ غزل ایک سال پاک پتن شریف کے عرس پر ایام محترم میں پڑھی جا رہی تھی۔ حضرتؒ خود رونق افروز تھے۔ ہندوستان کے ایک بزرگ سجادہ نشین پہلے ہی شعر پر وجد میں آکر رقص کرنے لگے۔ آداب چشتیہ کے مطابق ساری محفل بھی کھڑی ہو گئی۔ روتے جاتے تھے اور لذت فریاد میں ان اشعار کی اس طرح تشریح کر رہے تھے: "سبحان اللہ! پیر صاحب نے کیا خوب مرثیہ کہہ ڈالا ہے۔ حضرت امام حسینؑ تہ خنجر کیا فرما رہے ہیں :۔

"اے میرے دل و جان اور میری روح کے محبوب! اے میرے ایمان!!! اس خنجر کی روانی کو تا قیام قیامت دراز کر دے کہ تیری محبت میں ذبح کیا جاؤں اور زندہ ہو جاؤں اور پھر ذبح کیا جاؤں"۔

Marfat.com

اسی طرح حضرت عراقیؒ کے اشعار سے بھی متاثر ہو کر حضرتؒ نے جواباً چند اشعار کہے۔ حضرت عراقیؒ فرما گئے ہیں :-

نخستیں بادہ کاندر جام کردند | مزاجش عکس آں گُل فام کردند
چُوں خُود کردند راز خویشتن فاش | عراقی را چرا بدنام کردند

اس پر حضرتؒ فرماتے ہیں :-

۳۔ مئے توحید از خم خانۂ غیب | بمستان الست انعام کردند
چُوں غلطیدم زمستی ہا بہر سُو | حریفاں مستی از من وام کردند
ہویدا شُد در امکاں صُورتِ حق | بہ آں صُورت جہاں را رام کردند

بہر آں کہ غیرش نیست موجُود
بخُود آغاز و ہم انجام کردند

۱۹۱۲ء میں ملک سُلطان محمُود خان ٹوانہ نے قبلۂ عالم قدس سرّہٗ کی خدمت میں اپنی کسی پریشانی کے متعلق عریضہ ارسال کیا اور عُنوان پر یہ شعر لکھا۔

گر چارہ مرے زخمِ جگر کا نہیں کرتے | اچھا ہی کہہ دو کہ ہم اچھا نہیں کرتے

حضرتؒ نے بواپسی اپنے قلم مُبارک سے یہ منظُوم جواب ارسال فرمایا :-

۴۔ اُس چشمِ سیاہ مد بھری پُر سحر و فتن سے | سُلطاں بھی اگر اُلجھیں تو اچھا نہیں کرتے
بے ساختہ تھا زخمِ جگر نوکِ مژہ سے | پھر شکوہ ہی کیا ہے کہ وُہ اچھا نہیں کرتے
کہہ دیوے بھلا کیسے کوئی میرے عرب سے | "اچھا ہی کہہ دو کہ ہم اچھا نہیں کرتے"

ہے مہر و وفا طرز و ادا آلِ عبا کی
ہرگز نہ کہیں گے کہ ہم اچھا نہیں کرتے

Marfat.com

مولوی محرم علی چشتی کے لڑکے مولوی قائم علی جب گولڑہ شریف کے درس دینیات میں داخل ہوئے تو نہایت غبی طالب علم شمار کیے جاتے تھے۔ اس سے پہلے مدرسہ نعمانیہ لاہور کے اساتذہ ان پر بہت محنت ضائع کر چکے تھے۔ اور اُنہوں نے چشتی صاحب پر جو انجمن نعمانیہ کے صدر تھے اس صاحبزادہ کی تعلیم کے متعلق اپنی قطعی مایوسی کا اظہار کر دیا تھا لیکن چشتی صاحب بھی بیٹے کو انگریزی سکولوں میں داخل کرنے کے مشوروں کو ٹھکرا کر اُسے عالم دین بنانے کے ارادہ پر مُصر تھے۔ حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ نے قائم علی صاحب کے ذہن نارسا کی شکایات سُن کر اپنے پاس بُلوایا اور "فاضل لاہوری" کا خطاب بخشا۔ چنانچہ وُہ اسم بامسمّٰی ہو گئے اور عمر بھر اسی خطاب سے مشہور رہے۔ ایک روز یہ فاضل لاہوری فارسی میں ایک نظم کہہ کر حضرتؒ کی خدمت میں لے آئے۔ اس پر حضرتؒ نے اُنہیں یہ نعت فی البدیہہ لکھوا دی :-

فارسی نعت

د۔ آشفتۂ مہرشے پُر ناز و ستم گارم — من کُشتۂ ابروئے آں دلبر عیارم

بربادِ سیہ چشمے ہمہ روز سیاہم شد — وز ناوک مژگانش صد خار بدل دارم

از زُلف پریشانش شد خانہ بدوش من — در صحف رُخِ او آیات فدا دارم

عشق آمد و شد ساری چوں بُو بگلاب اندر — او در من و من در وے ترسیت اسرارم

بیروں نہ زدم قدمے ویں طرفہ تماشا بیں — پر آبلہ شد پایم عمریست کہ سیارم

قد کانَ وَمَا مَعَهٗ مَا کانَ مِنَ الْاَکْوَان — اَلْآنَ کَمَا کَانَ مشہود دل زارم

تا یافتہ ام خبرے از باب علوم دل
دلدادہ بہ آں شہ حیدر کرارم

Marfat.com

فارسی نظم

اسی زمین میں کچھ عرصہ بعد حضرتؒ نے ایک اور نظم مختلف حالات کے اندر قلم برداشتہ تحریر فرمائی تھی: موضع مونن تحصیل ہری پور کے ایک معمّر اور ذی علم سید حسین شاہ صاحب نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ جس کی کسی عبارت پر نواحی علاقہ کے ایک مفتی نے فتویٰ دیا تھا کہ یہ شخص اہلسنّت سے خارج ہے اور اس کے ساتھ تعلق رکھنا حرام ہے۔ حضرتؒ ایک مرتبہ اُس علاقہ میں تشریف لے گئے تو مصنّف نے حاضر ہو کر عبارت کے مشکوک پہلوؤں کی وضاحت کر دی اور آپ نے فتویٰ کو خطا سے تعبیر کر کے انہیں ترکِ موالات کی مصیبت سے نجات دلوائی۔ کچھ عرصہ بعد اُن کا عریضہ آیا کہ مفتی صاحب کا تشدّد اور بڑھ گیا ہے اور اُنہوں نے حضرتؒ کو بھی اپنے فتویٰ کی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ چنانچہ جواباً یہ اشعار تحریر فرمائے اور لکھ بھیجا کہ اپنے بزرگانِ اہلبیتؓ کی سُنّت میں صبر سے کام لیں:۔

۶۔ گو نامہ سیاہ کردم از بسکہ گنہ گارم — امّا نظرے بستہ بر رحمتِ غفّارم
احباب بہ تکفیرم گر قلم و زباں رانند — حاشا کہ بحقّ شاں جز عفو روا دارم
در کوئے خدا بیناں زاں روز کہ شد گذرم — از مذہبِ خود بینی بیزارم و بیزارم
رم کردہ زغیر اُو دارم دلکے شیدا — بے ہوشم و با ہوشم، بے کارم و با کارم
تا ساقیٔ مستانم مے ریختہ در کامم — عُریانم و خندانم، رقصانم و سرشارم
اَلْمُلْكُ لِمَنْ غَلَبَ نایست زِ من باقی — از قُربِ مع اللّٰهی بر ترشُد زاں کارم

از سلسلۂ فقرم اے دوست چہ مے پُرسی
دلدادہ بمہرِ آں شہ حیدرؓ کرّارم

Marfat.com

اسی طرح حکیم قدرت اللہ ساکن ابوہر ضلع فیروزپور کو جو حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے یہ مناجات فی البدیہہ لکھوا دی تھی :-

فارسی مناجات

۷۔ گرچہ غرقِ بحرِ عصیانیم ما — آیتِ لَا تَقْنَطُوْا خوانیم ما
کُن بشایانِ درت ما را قبول — حضرتت را گر نشایانیم ما
بر زمینِ عجز بہرِ وصلتت — عمرہا شد جبہہ سایانیم ما
گر نہ باشد لامِ لطفت دستگیر — در خجالت تا ابد مانیم ما
عقلِ کُل عاجز بماندہ در صفات — کُنہِ ذاتت را کجا دانیم ما
مورِ لنگیم ضعیف و مضطرب — چوں نظر افتد سلیمانیم ما
خواجہ مارحم بر جمع ضعیف — بر درت اللہ گویانیم ما
گرنباشی رہنما در وصلِ خویش — ہمچناں اعمیٰ و کورانیم ما
مے کنم دریوزۂ وصلِ ترا — شیئاً للّٰہ از گدایانیم ما

مے کند مہر علی از سوزِ دل
نالہ ہا کہ وصل جویانیم ما

Marfat.com

فارسی نظم و نعت

۸ ۔ صبا ز طرۂ شبرنگِ مہوشِ طنّاز
کشود نافۂ مشکیں بروئے اہل نیاز

کہم گدائے در مفلسی و کوتاہ دست
کجا ایں غالیہ عطری و قصہ ہائے راز

توئی کہ ذرہ صفت را بآسماں بردی
چگونہ شکر تو گوید کمینہ بندہ نواز

غرض ادائے نیاز است ورنہ حاجت نیست
کمالِ حشمتِ محمود را بعجزِ ایاز

رہین ساقئ چشمم کہ جرعہ بچشاند
ز جامِ چہرۂ ترکانِ مہوشانِ حجاز

بہ بزم بادہ فروشاں بہ نیم جو نہ خرند
متاعِ زاہدِ طمّاع چہ حج و صوم و نماز

مرا ز پیرِ مغاں راز ہائے سربستہ است
فغاں ز واعظِ خود بیں کجاست محرمِ راز؟

اگرچہ حسن تو از مہرِ غیر مستغنی است
من آں نیم کہ ز ایمانِ خویش آیم باز

ایک مرتبہ حضرتؒ بموضع قاضی غالب ضلع لائل پور جا رہے تھے جہاں پنجاب کے مشہور صوفی شاعر حضرت علی حیدرؒ کا مزار کنارِ راوی واقع ہے۔ وہاں دریائے راوی پر فی البدیہہ چند اشعار ارشاد فرمائے :-

۹ ۔ راوی از ہجراں شکایت می کند
از وصالش ہم روایت می کند

گشتہ ام مہجور تر از اصلِ خویش
تیز تر پویم برائے وصلِ خویش

آمدم از بحر و مے پویم بہ او
روزگارِ وصل مے جویم بہ او

راوی و مروی و عنہ ہم
گشت چوں ہجران و وصل اینجا بہم

وہم ظلِ علمِ او ظلِ وجود
داند او کو راست وا چشمِ شہود

Marfat.com

۱۰۔ ایک دفعہ حضرت خواجہ نظام الدین صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کے صاحبزادہ جناب بابوجی صاحب قدس سرہٗ کو خط میں یہ اشعار لکھ بھیجے :۔

اے وعدہ فراموش کروں کیوں نہ شکایت ۔۔۔ تُو نے تو یہ وعدہ کیا تھا دمِ رخصت
بھولوں گا کبھی تجھ کو نہیں تابہ قیامت ۔۔۔ کر یاد تمہیں ہم تھے تو کیوں از رہِ اُلفت

خطے نہ نوشتی و مرا یاد نہ کردی
کاتب بہ زبان قلمرش دو نہ کردی

جناب بابوجی صاحب نے یہ خط قبلۂ عالم قدس سرہٗ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے جواب کے لیے یہ اشعار لکھوا دیئے :۔

تو وعدہ کا پکا نہ کر و میری شکایت ۔۔۔ میں نے تو یہ وعدہ کیا تھا دمِ رخصت
بھولوں گا کبھی تم کو نہیں تابہ قیامت ۔۔۔ ہے یاد مجھے آپ کی ہر لحظہ بہ اُلفت
ہے یادِ صفتِ دل کی نہ کاغذ نہ قلم کی ۔۔۔ جب یاد ہو دل میں نہیں حاجت ہے قلم کی

آپ قاضی سربلند خان پشاوری سے خوش طبعی فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ آپ کو ہمارا کچھ خیال نہیں۔ مدت ہوئی یاد نہیں فرمایا۔ جواب میں صرف ایک شعر تحریر فرمایا:۔

خاکساروں سے خاکساری ہے ۔۔۔ سربلندوں سے انکسار نہیں

قاضی صاحب نے جواب دیا:۔

حلقہ بگوشوں میں سربلند ہے آج ۔۔۔ حضرت مہر شاہ کو خیال نہیں

اس کے جواب میں فرماتے ہیں :۔

شاعری میں بھی سربلندی ہے ۔۔۔ قافیہ بھی یہاں بکار نہیں
مہر اور پھر بے مہر کیا معنی؟ ۔۔۔ جمع اضداد ناگوار نہیں؟

Marfat.com

۱۱۔

مثنوی بُوڑا

ایک اور نظم جو مثنوی بُوڑا کے نام سے مشہور ہو گئی ہے۔ ایک سفر کے دوران ایک یک چشم نوجوان کے رویہ سے متاثر ہو کر موزون فرمائی تھی۔ جس کا گھوڑا بھی اپنے مالک کی طرح ایک آنکھ سے محرُوم تھا۔ اور دونوں کی رفاقت کا نتیجہ یہ تھا کہ تانگہ ایک ہی سمت کو غلط چل رہا تھا۔ آپؒ فی البدیہہ یہ اشعار موزُوں فرماتے گئے اور مُفتی غلام مُرتضٰے صاحب صدر انجمن نعُمانیہ لاہور اور ملک سُلطان محمُود ٹوانہ جو ساتھ سوار تھے قلمبند کرتے گئے۔ یہ اشعار بے عمل مولویوں، بے عمل صُوفیوں اور متعصب وہابیوں اور نیچریوں پر ایک لطیف طنز کا حُکم رکھتے ہیں۔

واحد العین است یک سُو بنگرد　　　از ہمہ رُفقا علیحدہ مے رود
ربّنا انّا ظلمنا۔ الاماں　　　اِن نسینا تو زِ دستش وارہاں
یا ملاذ الکل یا کہف الورٰی　　　اوست اعور نجّنا یا ربّنا
گو مُش ہر چند لیکن نشنود　　　ہر کسے بر خِلقتِ خُود مے تند
خِلقتش یک چشمی است و احولی　　　رَبِّ فاسلکہُ صراطاً مُستوی

اس دوران میں مُفتی غلام مُرتضٰی صاحب اپنے گاؤں کے چوراہے پر رُخصت کے طلب گار ہُوئے۔ فرمایا:-

مُخلِصی فی اللہ غلامِ مُرتضٰی　　　از شرارتِ کور باطن قد نجٰی
آں کسے آناں کہ غُلام حیدرؓ اند　　　از دل و جاں شاں رہینِ صفدر اند

Marfat.com

گوئے سبقت مے برند از ہر کسے — دارند از مولا علیؓ نُصرت بسے
کیست مَولائے علیؓ مولائے کُل — ھکذا قد قالہ خیر الرسلؐ
از نفوسِ ماست اولیٰ تر نبیؐ — پس علیؓ را ایں چنیں داں یا اخی
گشت اوّل از ہمہ نُورِ نبیؐ — بُود اقرب تر بہ او نُورِ علیؓ

یہاں خیال آیا کہ میں نے (اُس ہندو) کو جو ان کو کور باطن کا سخت لفظ کہہ دیا ہے فرماتے ہیں:-

کور باطن گفتمت اے بُوڑیا — بالمقابل مے دہم حالا دُعا
حق تعالیٰ نُورِ ایمانت دہاد — جان و جسمت دائما در فرح باد

پھر مفتی غلام مُرتضیٰ صاحب کی جُدائی کا خیال عود کر آتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

جامع علم و حیا۔ آں باوفا — مخلصی فی اللہ غلام مُرتضیٰ
صانہ الرحمٰن من نار السقر — وقت ما خوش کرد اندر ایں سفر
دل نمے خواہد شود از ما جُدا — یا علیؓ امسک غلامک عندنا

جذبۂ عشقت ساری در جہاں
اصل کُل جذبات فاحببت بداں

(کُنْتُ کَنْزاً مخفیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ کے ارشاد باری کی طرف اشارہ ہے)

ہست بے صُورت جناب قدس حُب — قد تجلّی فی غیابات الحُجب
داں جنُود مجندہ ارواح را — ما ائتلف ثَمَّہ آشنا شباں را

Marfat.com

اُردُو غزل

ایک مرتبہ پاک پتن شریف سے واپسی پر جب حضرت علی حیدر صاحبؒ کے وطن میں اقامت فرما تھے تو قبلہ بابُوجیؒ کے تقاضا پر ایک نظم فی البدیہہ قلم بند کرائی جس کے ہر شعر کے پہلے حرف کو لے کر دیوان سید محمد صاحب کا نام نکل آتا ہے جو اُس وقت پاکپتن شریف کے سجادہ نشین تھے۔ پُوری نظم مُلاحظہ ہو:۔

۱۲۔ دلا کس کی لگن میں پھرتا ہے وحشی تُو بن بن میں
پٹن میں منٹگمری میں علی حیدر کے موطن میں

یہاں لا کر کیا قائل فسُونِ سحر کا اپنے
کمندِ زُلف میں تیرِ مژہ میں چشمِ پُرفن میں

وہاں سوئے پڑے تھے خُوش عدم کی نیند میں بیخود
جگا کر جلوہ دکھلایا ہمیں مظہر دیوانن میں

ارے ساقی ترے ممنُون ہیں سب رِند و مستانے
پلا دے جام بھر کر جس سے سب غم جائیں آنن میں

نگارے والضُّحےٰ رُوئے و واللیل سیاہ مُوئے
ابھی گُذرے ہیں اِس راہ سے بھری خُوشبُو مشامن میں

سُنا کر میٹھی باتوں کو دِکھا حسنیٰ صفاتوں کو
دلوں کے قافلے لُوٹے ہیں خُود بیٹھے مکانن میں

Marfat.com

یہ کیسا ہے گداز و سوز کیسی ہے یہ بے خوابی
جگر میں آنکھ میں دل میں سراپا جسم میں تن میں

دلِ حیراں کی تسکیں کو خیال اُن کا غنیمت ہے
مجھے ڈر ہے نہ جائے اُن کی طرح لامکاں میں

مدینے میں بُلا بھیجو قریبِ وادیِ حمرا
تڑپ کر ڈال لُوں میں ہاتھ پھر سیمین ساقن میں
(سفرِ حج میں وادیِ حمرا کے اندر ظاہری زیارت کی طرف اشارہ ہے)

حریفِ ساغر و مے ہُوں غریقِ بحرِ عصیاں ہُوں
سہارا ہے فتَرضٰی کا مجھے محشر مکان میں

مجھے کیا غم ہے محشر کا مرا حامی ہے جب وُہ شاہ
کہا لولاک وطٰہٰ و مزمّل جس کی شان میں

دلا مت رو غلام ہو کر تو محی الدین جیلی کا
مُریدی لَا تَخَفْ بس ہے سہارا دو کون میں

Marfat.com

جب ۱۳۱۸ھ ہجری مطابق ۱۹۰۰ء میں حضرتؒ لاہور میں قادیانی معرکہ سے مظفر و منصور ہو کر واپس آئے تو جناب حضرت ثانی صاحب سیالویؒ کا مبارک نامہ پہنچا۔ اُس کے جواب میں یہ لکھ کر کہ سب مُبارک عالم کہ یہ خطۂ خاک پاک سیال شریف ہی کو شایاں ہے ۔ ؎

از بلندے خاکِ سر کوئے شما بود
ہر نافہ کہ در دستِ نسیمِ سحر اُفتاد

اپنے شیخ کریم حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان اور فیضان میں بے ساختہ یہ ۲۲ بیس اشعار وحدت وجود کے رنگ میں قلم بند فرمائے ہیں اور ان میں ظاہر کیا ہے کہ مجھ سے جو کچھ ہو سکا ہے وہ اسی شمس نورانی کے نورِ مطلق کی بدولت ہوا ہے جو میرے اندر کار فرما تھا۔ حضرتؒ نے سیفِ چشتیائی میں بھی ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ اس وقت میں محسوس کر رہا ہوں کہ گویا میرے شیخ میرے پاس موجود ہیں اور اپنی توجہ سے مدعی قادیان کے جواب میں یہ دلائل میرے قلب میں القاء فرما رہے ہیں۔ اس خط کے آخر میں فرمایا ہے۔ "یہ چند اشعار مذکورۃ الصدر جو لسانُ الوقت نے بغیر امدادِ عروض و قوافی بدیۃً درِ دولت کیے ہیں۔ اُمید ہے کہ بہ لحاظِ جنون و بے ساختہ پن محلِ اعتراض بُلغا نہ ہوں گے۔"

فارسی نظم در مدح حضرت شمس الدین سیالویؒ

۱۳۔ شمس نُورانی کہ نورِ مُطلق است — در ہمہ آفاق نُورش مطبق است
گشت خُورشیدے نہاں در ذرّۂ — شیرِ نر در پوستینِ برّۂ
از پئے رُوپوشِ عامہ درمیاں — مہر شاہ شد مُشتہر بر ہر لساں
چُونکہ نُور افشاند بر لاہوریاں — ظلِ مخرُوطی خفت فی القادیاں

Marfat.com

شب ز روز و روز از شب شد عیاں　　فمحونا آیت اللیل بیاں
ویں عجب کاں شمس از نورِ قدم　　ناتواں را بود خود صاحب علم
انت تهدی انت تضلل من تشا　　انت تعز انت تذل ہر کرا
طرفۃ العینی نہ از ما جدا　　بس عجب از درد ہجراں نالہ ہا
چشمِ عاشق بہر جستجوئے جاں　　شد بخاکِ کوئے تو غوطہ زناں
گر نہ دادے نام پاکت دست را　　کس نہ دیدے در جہاں ایں مست را
از مسمیٰ اسم چوں راند نفس　　عالمے را گوش بر بانگِ جرس
نام دادی از کرم دیوانہ را　　نفخۃ فیہ الشفا مستانہ را
نام پاکت ساختہ وردِ زباں　　مہر تو را در دلش کردہ نہاں
خاصہ مستانے کہ مست اندر الست　　مونس جانہائے شاں بد بود تفت
آں مقیمان سر کوئے کسے　　واں اسیران خم موئے کسے
راکعیں بر یاد ابروئے کسے　　ساجدیں بر شارِ مہ روئے کسے
ہر دو عالم در ہوائش باختہ　　پائے از دیدہ براہش ساختہ
سیما آں سرو بستان خدا　　شاہباز قدس آں شمس العلےٰ
طلعت رو از تجلی فی الخیال　　مدرکہ با ناطقہ گردند لال

بس کن اے دل قصہ بے انفصام
السلام اے بدر شمس والسلام

Marfat.com

پنجابی اشعار و ہندی کبت

ایک عاشق اپنے خط میں حضرتؒ کی آنکھ کو نرگس بیمار اور زلف کو زنجیر کی تار سے تشبیہ دیتا ہے۔ جواب میں لکھتے ہیں :-

۱۴۔ حیران ہوئے پریشان ہوؤں اس نرگس بیمار نوں ویکھ کے جی
بن پیتے شراب خراب پھرن اس مست سرشار نوں ویکھ کے جی
بن قید زنجیر بن پھنس گئے اس زلف دی تار نوں ویکھ کے جی
شالا نرگس مست نوں مہر پوے کرے مہر بیمار نوں ویکھ کے جی

حضرت مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کی شان میں یہ ہندی کبت بھی حضرتؒ کے کلام میں ملتا ہے جو ایک ہندوستانی بھاٹ کے حاضر ہونے پر آپ نے اپنے قوال سائیں بخت جمال کو فی البدیہہ لکھوا دیا تھا :-

کب کر سکے مدح تمام۔ امام ہمام ہنام۔ بھلا جگ سارا
جس فاتح خیبر۔ ماہ منور۔ شاہ غضنفر دیں کو سنوارا
وُہ نبیؐ کے وصی۔ اللہ کے ولی دو جگ میں بلی بہ خفی وجلی
وُہ جب کہ پڑیں للکار۔ مریں کفار ہوویں ناچار۔ ٹوٹے ہنکار سبھی کا
حیدر کے زور پہاڑ گریں کفار مریں در خیبر کو اُکھاڑا

Marfat.com

قصیدہ فارضیہ کا پنجابی ترجمہ

قصیدہ فارضیہ کے بعض اشعار کا ترجمہ پُرسوز پنجابی میں یُوں فرمایا ۔

سَائِقَ الْاَظْعَانِ یَطْوِی الْبِیْدَ طَیْ
مُنْعِمًا عَرِّجْ عَلٰی کُثْبَانِ طَیْ

۱۵۔ سار باناں مہر باناں! راہیا! — شالا جیویں خیر تھیوی ماہیا!
آکھیں جا اُنہاں پیاریاں دلجانیاں — گوڑھے نیناں والیاں مستانیاں
لا پریتاں دے کے لارے اوہ گئے — اوہ گئے اُہ دل دے پیارے اوہ گئے
سارا عالم صدقے آکھاں بول توں — واراں سر میں اُس انوکھڑے ڈھول توں
بن تساڈے یک گھڑی سو سال دی — بہہ تھکانے پئی تساڈے بھال دی
اک چھوڑا دُوجے طعنے جگ دے — پیراں تھیں سر تک المبے اگ دے
بالدی ڈیوے پئی خانقاہاں تے — آوندا ویکھاں ڈھولا انہاں راہاں تے
چشماں فرش وچھاواں خاطر ڈھول دی — مرحبا یا مرحبا پئی بول دی
پہنچیں جد توں سوہنیاں دی جھوک تے — خیر ہووی انہاں نوں ذرا روک تے
جا سینہ ادیویں اُنہاں جانیاں — گوڑھے نیناں والیاں مستانیاں

لَسْتُ اَنْسٰی بِالثَّنَایَا قَوْلَھَا
کُلُّ مَنْ فِی الْحَیِّ اَسْرٰی فِیْ یَدَیْ

بھلدے نہیں اوہ بول مٹھڑے ڈھول دے — بول سانول یار روہی رولدے
رات ساری گذری تارے گندیاں — یاد کر کر قول میڈاں مندیاں

Marfat.com

پنجابی نظم

ایک اور جگہ حضرت جامیؒ کی یوسف زلیخا کی طرز میں فرماتے ہیں :-

۱۶۔ نسیما قاصدا نہ ویس لائیں — تو جبہ اللہ ماہی دے دیس جائیں
ادب سیتی دیویں بوسہ زمیں نوں — تے آکھیں اس طرح اُس نازنیں نوں
مُدت ہوئی نہ ملیا یار پیارا — کدیں منزل کرے سوہنا اُتارا
بہانواں کول آکھاں بول وڈھول — ترے بولن اُتوں عالم کراں گھول
کے ہوسی چیا نوازیں گولڑی نوں — زیادہ نہ کریں گل تھولڑی نوں
وچھوڑا ناں کسے دے پیش آوے — کسے دا یار ناں پردیس جاوے
کدیں پردیسیاں نوں یاد کرناں — غریبُ الوطن دا دِل شاد کرناں
کوئی ہووے سیو کشتی مہاناں — اساں سَر پر سجن دے دیس جاناں
ہوواں میں سگ مدینے دی گلی دا — ایہو رُتبہ ہے ہر کامل ولی دا
دلا سمجھا توں اکھیاں رُنڈیاں نوں — جگر دا خون بھر بھر کھوندیاں نوں

رہی سمجھا تے آون باز ناہیں
روون دھوون تے دسن راز ناہیں

ہندی خیال

(جو اکثر قوال بطرز بھوپالی گاتے ہیں)

۱۷۔ جب سے لاگے تورے سنگ نین پیا
نیند گئی آرام نہیں ساری رین پیا

دُکھ آئے سُکھ بھاگ گئے — سب عیش مِٹا سارا چین پیا
تن من دھن سب تجھ پر واروں — وار دیوں کونین پیا
جیا تڑپت ہے درسن دیجو — صدقہ حسنؓ حسینؓ پیا
وَصَلِّ علیٰ کیا شان ہے — لَا مِثْلَكَ فِی الدَّارَیْن پیا
مہرِ علیؓ ہے حُبِّ نبیؐ اور حُبِّ نبیؐ ہے مہرِ علیؓ — لحمک لحمی جسمک جسمی فرق نہیں مابین پیا

جب سے لاگے تورے سنگ نین پیا
نیند گئی آرام نہیں ساری رین پیا

Marfat.com

مُناجات

(جو بطرز اساوری گائی جاتی ہے)

۱۸۔ اَجے بھی اوہ پیاں دِسدیاں سانُوں ماہی والیاں ٹاہلیاں
نال خُوشیاں دے رَل مل جتھے راتاں کالیاں جالیاں
اَرے تھیں اوہ بے اُریے ہے پریے پرے تھیں!
بے شک آپے آپ ہے اساں سبھے جھوکاں بھالیاں
رات وچ دنیوں ویکھ سمجھے کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ
کُجھ نہ وِچ سب کُجھ ہے ڈِٹھڑا ایہہ بیرنگی چالیاں
جے آکھاں توُں دِسدا ناہیں تیرے بن پھر کون ہے؟
رُوپ کِس دا ہیں دساں دینویں جو توُں ہی وکھالیاں
ہے جو تنزیہہ عین تشبیہہ جمع حق مشہُود ہے
کرم کیتا غوث اعظمؓ اپنے سر دیاں والیاں
پا کے گل دل پھیپیاں زُلفاں دے ہیں روندی وَتاں
ساوی پیلی ہو رہیاں گیاں سُرخیاں تے لالیاں
رہندیاں پل پل سِکاں دَم دم اُڈیکاں تیریاں
کنڈ ولا کے ٹُرگیوں سجناں پریتاں نہ پالیاں
جھات پا کے ول گیوں ساری رَین گذری روندیاں
نین برسن زار رِم جھِم جیویں بدلیاں کالیاں

Marfat.com

فِی الْمَنَامِ[1] قَدْ تَفَضَّلْتَ عَلیَ مُنْیَتِیْ

اَرِنِیْ فَضْلاً جَمَالَكَ فَاْرِحْنِیْ فِی الْعِیَانْ

دل دا وِہڑا خانہ اکھیاں دا دوہاں نوں اِنتظار

قدم پاویں جیوندیاں جیوندیاں تدہوون خُوشحالیاں

ویکھ لورَج رَج کے اکھیو کجھ وِساہ نہیں دم دا

پھر بھی پیاں ویکھسن کوئی خُوش نصیباں والیاں

مِہر ہے ساری علیؓ دی شک نہ رہیا اک ذرہ

تاہیں اوہ پیاں دِسدیاں سانوں ماہی والیاں ٹاہلیاں

---

[1] خواب میں تو میری مُراد مجھے عطا فرمائی بیداری میں بھی اپنا جمال دکھا کر راحت بخش۔

Marfat.com

پنجابی نعت

۱۹-

دل لگڑا بے پرواہاں نال
جتھے دم مارن دی نہیں مجال
صلّی علیہ ذوالجلال

روندیاں نیناں نوں سمجھا رہی — لکھیا پڑھیا سب بھلا رہی
اِک نام سجن دا گا رہی — رگ رگ تے لوں لوں ساہاں نال
دل لگڑا بے پرواہاں نال....

جس دی سِک مینوں اوہ تاں آیا نہیں — اِک جھٹ گھڑی سکھ پایا نہیں
پل پل گھڑی دسے سو سو سال — صَلّی علیہ ذوالجلال
دل لگڑا بے پرواہاں نال....

سوہنا میں توں کیوں چیت چا گیا — لگیاں پریتاں بھلا گیا
قسمت سڑی دا واہ پیا — تتّی ریت عرب دیاں راہاں نال
دل لگڑا بے پرواہاں نال....

جیندی جند تلی تے دھر رہی — گل پلڑا منتاں کر رہی
لکھ واری توبہ پڑھ رہی — رُٹھڑا مناون دا خیال
دل لگڑا بے پرواہاں نال....

کراں یاد میں سوہنی جھات نوں — اُس سفر عرب والی رات نوں
اُس حمرا وادی دی گھات نوں — یَا لَیْتَنِیْ یَوْمُ الْوِصَال

60374

Marfat.com

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

سارا دن گزاراں بھوندیاں　　گھت پلڑا مکھ تے روندیاں
ہنجواں نال مکھڑا دھوندیاں　　ساری رین سولاں تے آہاں نال

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

کیتی بُھج کے وانگ کباب ہوئے　　پیتے باجھ شراب خراب ہوئے
سرشار اتے بے تاب ہوئے　　اُنہاں خُونیاں مست نگاہاں نال

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

کیتی وِچ غماں غلطان ہوئے　　اندر یاد سجن مستان ہوئے
حیران بہوں پریشان ہوئے　　اُنہاں پیچیاں زُلف سیاہاں نال

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

آدمؑ تھیں تا عیسےٰ مسیح　　نفسی بُلیں سب نبی
اُتھے بولسی ہک اُمتی　　احمد نبی صاحب کمال

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

ربّی اِلٰہی صمدی　　صلّ وسلّم علی النّبی
فاطمۃ الزّھرا و علیؑ　　حسنینؑ جگ دی پناہاں نال

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

مہر علی توں کون بچارا　　نپٹ لاشے تے اوگن ہارا
سر تے چاکے عیباں دا بھارا　　لاویں پریت توں شاہاں نال

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

Marfat.com

لا کے پریتاں کدیں نہ نسیئے بھیت دِلاں دا مُول نہ دسیئے
اندر ۔ وِسیئے تے باہر ہسیئے ملئیے سداں پے چاہاں نال

دل لگڑا بے پرواہاں نال.....

مہر علی کیوں پھریں اُداسی اَج کل سوہنا آ گل لاسی
ہوسن خوشیاں تے غم جاسی ملساں لمیاں کر کر باہاں نال

دل لگڑا بے پرواہاں نال

جتھے دم مارن دی نہیں مجال

صلّی علیہ ذوالجلال

اِستغاثہ بہ بارگاہِ عالی حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رو رو لکھنے چِھٹّیے در دِبھریئے پتہ پُچھّیں بغداد دے واسیاں دا
دیہویں جائیں نیہڑا دُکھّاں بھریا اِنہاں اکھیاں درس پیاسیاں دا
آہیں سُولاں بھریاں سینے سڑے وِچّوں نکلن حال ایہہ سدا اُداسیاں دا
تیرے مُڈھ قدیم دے بردیاں نُوں لوک دس دے خوف چپڑاسیاں دا
دستگیرؒ کر مہر توں مہر علی تے کون باجھ تیرے اللہ راسیاں دا

Marfat.com

۲۰-

حضرتؒ کی مشہور نعت

(جو اکثر بھیم پلاسی یا اساوری میں گائی جاتی ہے)

اَج سِک متّراں دی ودھیری اے — کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے؟
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے — اَج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
اَلطَّیفُ[1] سَرٰی مِنْ طَلْعَتِہٖ — وَالشَّذْ وُبَدٰی مِنْ وَفْرَتِہٖ
فَسَکَرْتُ ھُنَا مِنْ نَظْرَتِہٖ — نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں
مُکھ چند بدر شعشانی اے — متھے چمکے لاٹ نُورانی اے
کالی زُلف تے اکھ مستانی اے — مخمُور اکھیں ہن مدھ بھریاں
دو ابرُو قوس مثال دِسن — جیں توں نوکِ مِژہ دے تیر چھُٹن
لباں سُرخ آکھاں کہ لعل یمن — چٹے دند موتی دیاں ہن لڑیاں
اس صُورت نوں میں جان آکھاں — جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جس شان تھیں شاناں سب بنیاں
ایہہ صُورت ہے بے صُورت تھیں — بے صُورت ظاہر صُورت تھیں
بے رنگ دِسے اس مُورت تھیں — وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
دِسے صُورت راہ بے صُورت دا — تو بہ راہ کی عین حقیقت دا
پر کم نہیں بے سُوجھت دا — کوئی ورلیاں موتی لے تریاں
ایہا صُورت شالا پیش نظر — رہے وقت نزع تے روزِ حشر

---

[1] خواب میں اس کی شکل نظر آئی اور زلفوں سے خوشبو مہکی جس کے نشہ سے میں مدہوش ہو گیا۔

Marfat.com

وِچ قبر تے پُل تھیں جد ہوسی گُذر ـــ سب کھوٹیاں تھیسن تدکھریاں
یُعْطِیْكَ رَبُّكَ داس تُساں ـــ فَتَرْضٰی تھیں پُوری آس اساں
لج پال کریسی پاس اساں ـــ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ صحیح پڑھیاں
لاہو مُکھ توں مخطّط بُردِ یمن! ـــ من بھانوری جھلک دِکھاؤ سجن
او ہا مٹّھیاں گالیں الاؤ مٹھن ـــ جو حمرا وادی سن کریاں
حُجرے توں مسجد آؤ ڈھولن ـــ نُوری جہات دے کارن سارے سکن
دو جگ اکھیاں راہ دا فرش کرن ـــ سب اِنس و ملک حُوراں پریاں
انہاں سِکدیاں تے کُرلاندیاں تے ـــ لکھ واری صدقے جاندیاں تے
اِنہاں بردیاں مُفت وِکاندیاں تے ـــ شالا آون وت بھی اوہ گھڑیاں
سُبْحَانَ اللہ مَا اَجْمَلَكَ ـــ مَا اَحْسَنَكَ مَا اَكْمَلَكَ

کِتھے مہر علی کِتھے تیری ثنا
گُستاخ اکھیں کِتھے جا اڑیاں

Marfat.com

۲۱- پنجابی مرثیہ

قبلۂ عالم قدس سرہ کے کلام میں غمِ حسینؓ پر یہ ایک مرثیہ "پنجابی مہندی" کی صنف میں یادگار ہے

لایا مہندی خُون اجل دی لے

ایہہ مہندی روز ازل دی لے

ایہہ مہندی فاطمہؓ سین دی لے　　خُون پاک شہید حُسینؓ دی لے
ایہہ ہوراں نال نہ رلدی لے　　لایا مہندی خُون اجل دی لے
نبیؐ علیؓ دا دُر یگانہ　　فاطمہؓ مائی دا مال خزانہ
نانا پاک دا پہن کے بانا　　طرف مقتل دے ہتیا روانہ
جُنبش ہوئی زمین اسماناں　　نالے عرش عظیم تپی بلدی لے

لایا مہندی خُون اجل دی لے

آکھے نبیؐ علیؓ تے فاطمہ زہراؓ　　فرزند حسینؓ تو ویلا آ
ساڈوں سک تیری پل پل دی لے　　لایا مہندی خُون اجل دی لے
شاہ تیری مہندی دا پتہ ساوا　　کوفیاں رل مل کیتا دعوا
اینویں لکھی ہوئی روز ازل دی لے　　لایا مہندی خُون اجل دی لے
شاہ تیندی مہندی دا پتہ پیلا　　سونہیں رب نوں خویش قبیلہ
تینوں پئی مُصیبت کربل دی لے　　لایا مہندی خُون اجل دی لے
شاہ تیندی مہندی دا رنگ لال　　روندا تینوں عالم سارا
ساری خلقت تیاں کل دی لے　　لایا مہندی خُون اجل دی لے

Marfat.com

شاہ تینڈی مہندی دا رنگ جیئو ہا   اُمت نوں جے تیرا بُو ہا
ساری اُمت جلدی بلدی اے   لایا مہندی خُون اجل دی اے
ایہہ مہندی سوہنے باگ دی اے   وَیُطَهِّرَكُمْ والی لاگ دی اے
تاہیں حوراں نال نہ رلدی اے   لایا مہندی خُون اجل دی اے
اُدھر پاک معصوم پیاسے ترسن   جنہاں تے مینہ تیراں دے برسن
اُدھر تیغ حسینؑ تے چلدی اے   لایا مہندی خُون اجل دی اے
رب نوں آہا ایہو بھانڑاں   رُتبہ شہیدی تینوں دوانڑاں
نہیں تاں تھوڑ اُتھے کیہڑی گل دی اے   لایا مہندی خُون اجل دی اے
سُبحان اللہ تیرے رنگ الٰہی   اوہ سوہنی صُورت فاطمہؓ جائی
اج خاک وچ پئی رلدی اے   لایا مہندی خُون اجل دی اے

مہر علی شاہؒ ایہہ جھوک فنا دی
دائم قائم ذات خُدا دی
تیری وسدی وی پل جھل دی اے
لایا مہندی خُون اجل دی اے

Marfat.com

"کلامِ منظوم" کا مجموعہ اُس طویل مثنوی پر ختم کیا جاتا ہے جو حضرتؒ نے ۱۳۲۶ھ ہجری مطابق ۱۹۰۸ء میں مولوی محرم علی چشتی مرحوم کے مقالہ "گومگو"[1] سے متاثر ہو کر نظم فرمائی تھی اور جواب مثنوی گومگو کے نام سے مشہور ہو گئی ہے۔ اس مثنوی میں آپ نے فنا و بقا کی حقیقت اور وحدت الوجود کا مسلک بیان فرمایا ہے۔ اس میں بعض اشعار بوجہ مناسبت مثنوی مولانا رومؒ سے بھی مندرج ہیں۔ ان اشعار کو "——" میں درج کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض متفرق اشعار بھی ملتے ہیں جن میں سے کچھ مکتوباتِ طیبات، "ملفوظاتِ طیبہ" اور "پنج گنج عرفان" میں درج ہیں۔ ایک شعر جو قبلہ عالمؒ نے اپنی ذات کے متعلق بطور تحدیثِ نعمت ایک موقعہ پر کہا تھا اور جس کے آپؒ فی الواقعہ صحیح مصداق تھے یہ ہے:-

از لطفِ خلاقِ زماں دارم ممتاز از جہاں
وضعِ دگر طرزے دگر ذوقے دگر شوقے دگر

[1] چشتی صاحب نے اسلامی تعلیم و تہذیب کی اہمیت پر یہ مقالہ ایک مجلس مذاکرہ میں پیش کیا تھا جو نہایت مقبول ہوا۔

Marfat.com

۲۲- مثنوی المعروف گومگو

مرحبا اے بلبل بستان چشت — باز گو از گومگو آں سرنوشت
ہر دم از اسلام و اہلش ایں صداست — ایں بیان نیک چشتی را سزاست
فیضیاب از بارگاہ احمدی — جرعۂ بر دھریہ ہم فلسفی
کے مقابل با تو تا ندھری — مستمد از شیخ عبدالقادری[1]
نور چشم مصطفیٰ و مرتضیٰ — سید حسنی حسینی مہ لقا
نور دیدہ تاجدار انما — مژدہ از لا تخف دادہ بما
آں سگے کو شد مقیم کوئے او — شیر نارد تاب دیدن سوئے او
حب دل داری بخواجہ خواجگاں[1] — مات فی حب الالٰہ او راست شاں
پنجتن[2] را بندہ ای از جان و دل — دہریہ ہم فلسفی پیشت خجل
جرعۂ از فیض مستان[3] الست — ریز بر دون ہمتاں سکان پست
قل لھم قولا بلیغا لیّنا — ولھم بیّن بیانا ھیّنا
پس بیفشاں نور بر ظلمانیاں — از غشاوۂ جہل ایشاں را رہاں
کار شیراں ہمت و سرگرمی است — کار دوناں حیلہ و بے شرمی است
جود حق کردہ ترا مختص بہ دیں — ذاک فضل من الٰہ العلمین
جد لھم بالنصح والحسن المقال — وارھاھم عن عقیدات الضلال

---

[1] حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ [2] پنجتن چشتیہ (۱) حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری معین الدین (۲) حضرت قطب الدین۔ (۳) فرید الدین (۴) نظام الدین (۵) نصیر الدین رحمہم اللہ تعالیٰ [3] اشارہ بحضرت خواجہ مستان شاہ کابلی پیر و مرشد چشتی صاحب

Marfat.com

زاں شدی موسوم با محرم علیؑ — محرمی زاں عالم سر و خفی

چوں محرم با علیؑ ہم خواندہ اند — از برایت حال نیکو راندہ اند

یعنی ہتک عزت کردہ حرام — آں علیؑ غالب ذوالاحترام

از حریم جمع در بیدائے فرق — ماندہ ای مہجور در ظلمائے فرق

زاں حدیث راہ پر خوں مے کنی — قصہ ہائے عشق مجنوں مے کنی

روح مستاں شاہؒ ست نائی ونیت — مے دہی بیروں دمیدہ نائیت

گفتۂ تو گفتۂ آں روحت است — گو بظاہر انتسابش سویت است

با لب دمساز خود پیوستہ ای — از تکلف ہائے کلی رستہ ای

بلبل بستان چشتی خوش بگو — ہاں و ہاں بر گو ملو اصلاً بگو

"جود محتاج است خواہد طالبے — ہم چناں کہ توبہ خواہد تائبے"

"جود مے جوید گدایان وضعاف — ہم چوں خوباں کآئینہ جوید صاف"

روئے خوباں ز آئینہ زیبا شود — روئے احساں از گدا پیدا شود

پس ازیں فرمود حق در والضحیٰ — بانگ کم زن اے محمدؐ بر گدا

چوں گدا آئینۂ جود است ہاں — دم بود بر روئے آئینہ زیاں

فلسفی در ماہی عمرش تیرہ شد — وانکہ جز ماہی است ز آبش سیرہ شد

دہر یہ در عیش فانی کور و کر — ماندہ در علم کیانی خیرہ سر

مرغ کاب شور باشد مسکنش — او چہ داند جائے آب روشنش

---

۱ علی یعنی حق جل و علا — ۲ کلام مولانائے روم

۳ ماہی بمعنی یہ کیا ہے یعنی عالم خلق کی جستجو میں عمر گزار دی۔

Marfat.com

اے کہ اندر چشمۂ شوراست جات | تُو چہ دانی شطِّ جیحون و فرات
اَے تُو نارستہ ازیں فانی رباط | تُو چہ دانی صحو و سُکر و انبساط
ور بدانی نقلت از آب وجد است | پیشِ تو ایں نامہا چُوں ابجد است
ابجد و ہوز چہ فاش است و پدید | بر ہمہ طفلان و معنی بس بعید
تُو چہ دانی سرّ ایں را اَے عمی | چُوں ندانی کل شی فی کل شی
ساعتے وا کُن عقالِ بعیر[۱] را | بشنو از نَے نالۂ شبگیر را
تا بہ او یعقل بہ او یبطش شوی | ہم بدو یسمع ۔ بدو یبصر شوی
لوحِ محفُوظت شود مشہُودِ عین | از چہ محفُوظ است محفُوظی زشین
غیر از معقولہا معقولہا | بینی اندر دِل علُومِ انبیاء
علم تو عِلمش و علمش علمِ تو | حِلمِ تو حلمش و حلمش حلمِ تو
تُو نہ ماندی چُونکہ بس گو کیست ایں | فی مرایا العدم قد ظہر المتین
ایں زماں جاں دامنم برتافت است | بُوئے پیراہنِ یُوسف یافت است
من چہ گویم یک رگم ہُشیار نیست | شرحِ آں یارے کہ آں را یار نیست
از ہمہ اَوہام و تصویرات دُور | نور نورًا نور نورًا نور نور"
ایں سخن لاریب حق است اَے اخی | وجہہٗ فی کل شیئٍ یجتلی
خاصہ در انساں کہ نوعِ آخر است | کونِ او جُملہ جہاں را حاضر است
زیں جہت عالم صغیرش گشتہ نام | فالعوالم اربعہ بنگر تمام
ایں سخن را نیست پایاں اَے پسر | باز گو از گو مگو نعم الخبر

---

[۱] یعنی ایں عقل کہ ماخُوذ است از عقال بعیر (ریسمانے کہ بہ آں زانُوئے اُشتر بہ بندند)

Marfat.com

کیست نے کو مے سراید دمبدم — من نیم واللہ یارا من نیم
ایں فغان و نالہائے زارِ او — مے رود تا صحنِ عرش یارِ او
ہمچو نے گشتہ تہی از خویشتن — زار و گریان است از حُبِّ وطن
اوست فانی از خود و فانی بحق — مَنْ رَاٰہُ قَدْ رَاٰی رَبَّ الْفَلَقْ
بیندش چشمے کہ دید از غیر دوخت — مطمحش لاغیر الا رُوئے دوست
دیدنِ چشمِ محمد از شقی — کے بود چوں دید بوبکرؓ و علیؓ
گفت لیلیٰ را خلیفہ کاں توئی — کز تو مجنوں شد پریشان وغوی
از دگر خوباں تو افزوں نیستی — گفت خامش چوں تو مجنوں نیستی
دیدۂ مجنوں اگر بودے ترا — ہر دو عالم بے خطر بودے ترا
چیست دانی بہرۂ زیبائے دوست — دید حق را آئینہ گویم نہ اوست
بالبِ دمسازِ خود جفت است او — زاں چو نے بس گفتنی گفت است او
سرِ او نائی است او جز نے نیست — شور ہائے و نوائے او بے نے نیست
گفت نے گفتۂ نائی بود — گو ظہورش از دہان نے شود
نے کہ ہنگام حکایت بردہد — از جدائی ہا شکایت مے کند
کز مقام وحدتم رانیدہ اند — زاں ز شورم مرد و زن نالیدہ اند
کردہ ام جبروت اسما را عبور — عالمِ ملکوت را کردم مرور
گشتہ ناسوت آخر ایں منزل مرا — زیں جدائی ہا شدہ خوں دل مرا
چوں نہ گریم در فراقش مرتبہ — نیست در عالم ز من مجبور تر

یعنی من حیث الآثار والصفات عارف فی ذوق است خواہی لقد ابینی دیدہ من بُلو مرآئینہ او دیدہ او نیست بزمن

Marfat.com

در حریمِ وصل با شاہِ وجود | خفتہ بودم ہجر را راہے نہ بود
گشتہ ام محروم از قرب ہمیں | در حضیض آوردہ موجِ پنجمیں
"سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق | تا بگویم شرحِ دردِ اشتیاق"
"ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش | باز جوید روزگارِ وصلِ خویش"
آں دمم بیروں کہ او در من دمید | آرمیدہ ام بحق از خود رمید
ہاں مگو او چونکہ با حق واصل است | جملہ مطلوبات او را حاصل است
سوال پس ز ہجرانش شکایت بہرِ چیست؟ | وز جدائی ہا شکایت بہرِ چیست؟
جواب: زانکہ وصلِ مطلق است اینجا محال | تا بود پیوندِ جسم و جاں بحال
راست فرمودست مولانا بیاں | در دمِ آخر چوں رفت او زیں جہاں
"من شدم عریاں ز تن او از خیال | مے خرامم در نہایات الوصال"
تا بود اینجا تشبکِ جسم و جاں | کے رخِ جاناں عیاں دیدن تواں
او ز جان و جاں ز او مستور نیست | لیک کس را دیدِ شاں دستور نیست
مظہرِ ذاتست روحِ بے نشاں | ہمچناں کاسماش را باقی جہاں
"بحث جاں اندر مقامِ دیگر است | بادۂ جاں را قوامے دیگر است"
جملہ اسما را تو مرآت آمدی | زاں خلیفہ و مظہرِ ذات آمدی
آمدی از دور لیک اے خوش لقا | گوئے بردی از ملک یا مرحبا
عَلَّمَ الْاَسْمَا ط از جان تست | اُسْجُدُوْا لِاٰدَم ہم اندر شان تست
از کمالت گر ملک آگاہ بدے | کے اَتَجْعَلُ گفتہ خود رسوا شدے
باید ایں اندر لباسِ صوت و حرف | غوطہ باید خورد در دریائے ژرف

Marfat.com

چشم بند و گوش بند و لب بے نوا | صحنِ دل را نیک روب از ماسوٰی
کُن سفر در خود بہ رجعت قہقری | تا ز رمزِ رُوح و جانت پے بری
پائے کوباں تا بہ بامِ او رسی | از خودی خود بیرُوں آئی و رہی
از وطن بینی و از اہلِ وطن | جانِ خود بیں گر برُوں آئی ز تن
فہم کُن اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن | ابتدا و انتہایت شد ہموں
"اسم خواندی رَو مسمّیٰ را بجو | مہ بہ بالا داں نہ اندر آبِ جُو"
"اذکرو اللہ کار ہر اوباش نیست | ارجعی بر پائے ہر قلاش نیست"
اُذکرونی راست اذکُر در قفا | ذکرِ تاں را ذکرِ او نعم الجزا
با ملائک حق بگوید در سما | دوست دارم آں کثیر الذکر را
دوست دیدارش کہ او محبوبِ ماست | وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ رازِ ماست
دادہ اسمش شرحِ صدر و رفعِ ذکر | ذکرِ او ہر جا کہ از ما ہست ذکر
ما نہ بے او، او نہ بے ما بالیقیں | گفتۂ او گفتۂ ما شد ازیں
مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ زیں بود | لیک نے ہر کس سزائے ایں بود
ذَالِكَ فَضْلٌ مِّنْهُ ۔ اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ | مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ یَا اَخِیْ
خاصہ پاکانے کہ از خود رستہ اند | دیدہ از غیرت بر دلش بستہ اند
کردہ با جاؤک[1] نوط اجابتش | از دلِ لو خواں تا رحیما آیتش
"آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست | فانی است و دست او دستِ خداست"
از دہن ہائے خلائق شد عیاں | معنی اُذکُرْکُم ہاں اے مہرباں

[1] اشارہ بہ آیت ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک الخ

Marfat.com

ظرفِ اُذکُر اِذ نَسِیتَ کَے بود[1] — مُنسی و مذکور ہر گاہ وَے بود
ذکر کُن ذکرے کہ غیر از دل رود — غیرِ مُنسی ذاتِ حق در دل بود
ذکر یادِ دل بود نے از سخن — کو بود صوت و ہوائے از دہن
چونکہ رُوحت غرق یادِ حق بود — جامۂ ہستی بتجلّی شق بود
ذاکر و مذکور و ذکرت یک شود — اندریں دم غیرِ حق بیشک رود
غیرِ تو ہستی، بروں شو از حرم — خود حجابِ اکبری قُم لاجرم
آں وحید الدہر عارف بایزیدؒ — با ملائک گفت از شوقِ مزید
ہیچ تاں پایید از شہ ہم نشاں — عرش جائے اوست خوانم در قرآں
جملہ گفتندش کہ بر ما کن عطا — گو خبر از آں شہِ ارض و سما
ما شنیدیم آں کہ قلب مومن است — تخت گاہ ست و ز ہجراں ایمن است
یا محیط الکل خلّاق الوریٰ — ظاہری و باطنی در دو سرا
عالمے را در تحیّر کردہ ای — با ظہورِ کاملت در پردہ ای
یا محیط الکل وہّاب النعم — علمِ تو ہست از علومِ ما اتم
تو محیطی کَے محاطِ ما شوی — عِلمُنا کَیفَ عَلَیکَ یَحتَوِی
برتری از فہم و قیل و قالِ ما — خاک بر عقلے و بر تمثیلِ ما
کَے تند بر شعلہ تارِ موئکے — کَے ز کُنہت قول راند عاقلے
مالکُ الملکی و اَللّٰہُ اَحَد — لَم یَلِد لَم یُولَد اَللّٰہُ الصَّمَد
لَم یَکُن اَحَدٌ لَکَ کُفُواً وَّلَم — لَیسَ شَیئاً مِّثلُکَ یَا ذَا الکَرَم

[1] واذکر ربك اذا نسیت الآیة

Marfat.com

توحید نیستی کہ خود کردی بیان — در صحائف سابقہ ہم در قرآن
آنچہ با ما در بطونِ اُمّہات — کردہ ای موسم نہ کردہ با نبات
گر نہ۱ سبقت کردے رحمت بر جلال — جملہ عالم ماندے در تیہِ زوال
زیں سبب رحمن باللہ قرین — آمدہ در بسملہ از بہترین
عالمے را از عدم کردی بدر — آفریدی جملہ را از خیر و شر
لیس فی الفیضین۲ یا رب العلا — یرجع الشین الیک لا و لا
لِم جعل الشر شراً باطل — اذ تخللہ ھنالک عاطل
لِم جعل الشر موجوداً ابدال — خیر ذاتی ہست و شر عارض بداں
علم تابع است مر معلوم را — کیف زید یتقی زاں شد خطا
گر نہ لطفت یاورِ مطلع بدے — کے جواب الست را ملہم شدے
خلقت ما کردی از ماءِ مہین — احسن التقویم کردی ذوالیقین
پس عطا کردی بما عقل و حواس — تا کہ از اعمال ما بینی سپاس
از پئے لطف و ہدایت از سُبل — نیست ما را جز اطاعت با رُسُل
ہم ز فضل و رحم خود یا ذوالعلا — کردہ ای ارسال رُسل و انبیا
تا کہ ختم الانبیاء جد الحسن — آخر آمد بود فخر انجمن
خواند بر ما روشن و معجز کتاب — داد ما را شرع با فصل خطاب
علم وحی آمد دلیلت سر بسر — عقل جزوی ہست اینجا خیرہ سر

---

۱ یعنی تجلی رحمانی ازیں جا خواہی فہمید کہ الرحمٰن علی العرش استویٰ فرمودند نہ کہ اللہ علی العرش استویٰ از برائے ہمیں معنی کہ غیرت جلال ذات ماسوی را اجازت شرکت فی الوجود نہ بخشد بخلاف رحمت عامہ ۲ یعنی فیض اقدس

Marfat.com

عبدۃ البطن اند ابنائے زماں — کہ فضیلت مے دہند ایں را بر آں
کور و کر انند بس غافل ز یار — روز و شب در حظِّ نفسانی دوار
معدہ را بگذار سوئے دِل خرام — تا کہ بے پردہ زِ حق آید سلام
تا الست از وے شنوی ایں زماں — ہم بلیٰ آری مجیباً بر زباں
وحدتت باشد بہ کثرت جلوہ گر — پس خرامی در وصالش سر بسر
تا بدانی سرِّ اطوارِ وجود — کیست دیّار اندریں دارِ وجود
کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ مشہودِ عین — باشدت آں دم رہی از غین و شین
زالعا سرشار از روئے کسے — ساجداً از دیدِ ابروئے کسے
بینی او را اندریں آئینہ ہا — ثَمَّ وَجْهُ اللهِ بفہمی بے خطا
بینی عالم را ظہورِ حق گہے — گاہ بے حق ظاہر و باطن عالمے
لا یصح عندك فی ذالشہود — شمت الاعیان رائحۃ الوجود
گاہ بینی عین ثابت را عدم — ینصبغ بصفات او اندر قدم
گاہ وجودِ خاص دانی مر ورا — پس انا الحق در سرائی بر ملا
"در تصوّر ذاتِ او را گنج کو — تا در آید در تصوّر مثلِ او"
"آفتاب آمد دلیلِ آفتاب — گر دلیلت باید از وے رو متاب"
جذب و شوقِ بلبلِ بستانِ چشت — باز نالاں گشت بر گل ہائے کشت
سُنّۃ اللہ چونکہ جاری شد بریں — در بہاراں سبزہ روید از زمیں
"مدتے ایں مثنوی تاخیر شد — مہلتے بایست تا خوں شیر شد"
ہاں نگوئی معجزاتِ انبیاً — شد خلافِ نصِ شرعی ایں کجا

Marfat.com

سُنّتش را نیست تبدیلی نہ ضد — شاہدش برخواں ز قرآں لن تجد

پس خلافِ نیچر و قانونِ او — در شتا صیفی چساں آید بتو

زانکہ ایں ہم بر وفاقِ عادت است — معجزہ ہم در طباقِ سُنّت است

عادی و غیرش وثاقِ سُنّتش — وافر و کم بر وفاقِ عادتش

کثرتِ او قلتِ ایں از قدم — در محاطِ سُنّت وجف القلم

نیچری چوں اندریں جانکاہ شد — لاجرم زیں نکتہ کم آگاہ شد

صدقِ طالب جودِ آں ربِّ صمد — پیش از فصلِ بہاراں بر دہد

یک مختص بذالک من یشا — از عبادش انبیاء و اولیا

"آں دعائے شیخ نے چوں ہر دعاست — فانی است و دستِ او دستِ خداست"

از دہن ہائے خلائق شد عیاں — معنی اذکرکم ہاں اے مہرباں

شیئاً للہ شاہِ جیلاں اعظمی — یا معین الدین چشتی آتنی

ہر زباں مے خواند از عشق مزید — یا فرید و یا فرید و یا فرید

رحم فرما اے سلیمانِ زماں — الہُدے اے تو نشان بے نشاں

المدد یا شمسِ دیں غوثِ جہاں — فضل کن یا فضلِ دیں کہف الاماں

چوں حدیثِ روئے شمس الدیں رسید — شمس چارم آسماں سر در کشید

نورِ روحانی دہد شمس سیال — کوست حقانی و باقی بے زوال

از افول آمد منزہ شمسِ دیں — غیرِ شس آفل لا احب الافلین

شرح احسانات و فیض مستم — ایں زماں بگذار تا وقتِ دگر

اولیا صیقل گرانِ روم داں — نے چوں نقاشانِ چیں لعبت گراں

Marfat.com

دل زغیرِ دوست چوں صافی کنند — ہر دو با خود آئینہ بازی کنند
عکس مہ رُوئے فتد آنگہ درو — کہ مصفّی باشد و ہم رُوبرُو
پاک کن مرآتِ خود از غیرِ حق — کے تری فیہ وجوھًا وجہِ حق
رنگِ غیریّت زمرآتت بکن — منعکس فیہا علومِ ذوالمنن
تا بیابی علمِ خود از علمِ اُو — ذات واوصافش ہمہ ظاہر زِ تو
نے نجُوم است و نہ رمل است و نہ خواب — وحیِ حق واللہ اعلم بالصّواب
از پئے رُوپوشِ عامہ در بیاں — وحیِ دل گویند او را صوفیاں
تلغراف غیبی آمد از اساس — گشت چشتی پاسِ حق را صد سپاس
آنکہ ہتکِ عزّتش کردہ حرام — محترم کردش بہ نزدِ خاص و عام
آں علی غیُور و منّان و صمد — راجیِ خُود را کجا رُسوا کُند
یا الٰہی فیض از وہبانیہ — زِدْ وَ بَارِکْ انجمن نعمانیہ
انجمن نعمانیہ شُد دارِ ایں — تاجدارِ خدمتش آں تاجِ دیں
واں سلیمُ الطبع والدّیں خُوش صفات — آں سلیمُ اللہ مُفتی نیک ذات
حق سلامت داردش از رنج و تاب — دین و دُنیا باشدش خیر المآب

ہم چراغِ دینِ احمد خادمش
الاماں یارب زِ بادِ صرصرش

Marfat.com

تصنیفات

علامۂ دوراں، قطب زماں حضرت قبلۂ عالم سیدنا خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہٗ

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق } یہ کتاب کلمہ طیبہ کی تشریح اور مسئلہ وحدت الوجود کے بیان میں ہے۔ جو کہ حضرات صوفیائے کرام کے مکشوفات میں سے ہے۔ اور ساتھ ہی لکھنؤ کے مشہور صوفی مولانا سید عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی کتاب کلمۃ الحق کا جواب بھی ہے جس میں شاہ صاحب موصوف نے مسئلہ وحدت الوجود کو کلمہ طیبہ کا مدلول ثابت فرما کر تمام اُمت کو اس کشفی مسئلہ کے ساتھ مکلف ہونے پر کافی دلائل پیش فرمائے تھے۔ آں جنابؒ نے اپنے خداداد علمی و عرفانی کمالات سے ایک طرف شاہ صاحب مرحوم کے اس خطرناک نظریہ کی تردید فرمائی جس سے اُمت مسلمہ کے اکثر افراد کا کلمہ طیبہ پر ایمان سے محروم ہونا لازم آتا ہے۔ اور دوسری طرف صوفیائے کرام کے مسلک کے مطابق مسئلہ مذکورہ کی ایسی تشریح فرمائی جو ارباب علم و ذوق کے لیے خضر راہ ہے۔ آخر میں صوفیائے چشتیہ کے سلوک اور توجہ کے طریقہ کو نہایت ہی عمدہ انداز میں بیان فرما کر بطور تبرک حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت طیبہ اور نہایت ہی مفید اور کارآمد وصیتوں پر کتاب کو ختم فرمایا ہے۔ پہلا ایڈیشن جو ۱۳۱۵ھ میں طبع ہوا تھا کافی عرصہ سے ختم ہو چکا تھا۔ اب دوسرا ایڈیشن بمعہ اردو ترجمہ اور مختصر حالات مصنف رحمۃ اللہ علیہ طبع ہو چکا ہے جو اردو خوان حضرات کے لیے بھی کافی مفید ہے۔ ضخامت ۲۸۸ صفحات قیمت فی جلد ۲۵ روپے

شمس الهدایہ } یہ کتاب حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے زندہ آسمان پر تشریف لے جانے اور قیامت کے قریب واپس زمین پر نزول فرمانے کے موضوع پر کتاب و سنت کی روشنی میں ایک لاجواب تحفہ ہے جس کے پڑھنے سے موجودہ دور کے بعض غلط خیالات کی پوری تردید سامنے آجاتی ہے جن کی وجہ سے ختم نبوت جیسے متفقہ اور اجماعی عقیدہ میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کافی کوشش کی گئی تھی۔ کتاب اردو میں ہے جس سے ہر طبقہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ پانچواں ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ چھٹا زیر طبع ہے صفحات ۱۰۴۔ قیمت ۲۵ روپے

سیف چشتیائی } یہ کتاب حیات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت کے منکرین کے رد میں لکھی گئی ہے۔ اور بلاشبہ اس موضوع پر قوت استدلال اور طرز بیان کے لحاظ سے بے نظیر ہے اور ہر طبقہ کے علما میں مقبول ہے۔ سابق ایڈیشن ختم ہے اور نیا ایڈیشن سفید کاغذ پر عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکا ہے۔ ضخامت ۲۵۸ صفحات۔ قیمت فی جلد ۲۵ روپے

فتاویٰ مہریہ (حصہ اول) } یہ کتاب آنجناب کے قلمی فتاویٰ کا مجموعہ ہے جس میں بغرض سہولت آپ کے دیگر تصنیفات میں مختلف مقامات پر بیان کردہ بعض دیگر مسائل بھی ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں جو کہ اہل علم و عقیدت حضرات کے لیے نہایت ہی مفید ہے۔ ضخامت ۱۵۴ صفحات۔ قیمت فی جلد ۱۱ روپے

اعلاء کلمۃ اللہ فی بیان وما اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللهِ } یہ کتاب وما اہل بہ لغیر اللہ کی تفسیر ہے جس میں مسائل نذر و نیاز، سماع موتی، استمداد و اولیاء کرام کو نہایت ہی شستہ انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ اور ان مسائل میں مدت سے اہل اسلام میں جو اختلاف چلا آرہا تھا اسے نہایت ہی اعتدال و انصاف کے ساتھ ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تین ایڈیشن ختم ہو چکے ہیں۔ اب چوتھا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ قیمت ۲ روپے۔

مکتوبات طیبات } یہ کتاب آنجناب کے خطوط اور تحریرات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً آپ نے احباب اور متعلقین کو لکھے ہیں جو اکثر اردو میں ہیں جن کے مطالعہ سے شریعت و طریقت کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں تیسرا ایڈیشن طبع ہو چکا ہے۔ ۴۰۰ صفحات جلد کی قیمت [illegible] روپے

پنج گنج عرفان } نعتیہ کلام حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بمعہ قصیدہ تحفہ بیہ مع اسناد پنجابی۔ دعائے حزب البحر و چہل کاف و قصیدہ مدحیہ در شان حضور قبلہ عالم قدس سرہٗ۔ قیمت ۱۰ روپے

مجموعۂ وظائف (مترجم) **چشتیہ** از حضور قبلہ عالم قدس سرہٗ نفیس ٹائٹل۔ عمدہ کتابت و طباعت کاغذ سفید صفحات ۴۲۰ قیمت صرف ۱۵ روپے

ملفوظات طیبات ترجمہ اردو طبع ہو کر قارئین کی خدمت میں پیش ہو چکا ہے۔ بار سوم۔ نیا ایڈیشن۔ قیمت ۱۵ روپے

الفتوحات الصمدیہ قیمت ۱۰ روپے — **مجالہ بردو سالہ** قیمت ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ:۔ **آستانۂ عالیہ گولڑہ شریف ۔ ضلع راولپنڈی**

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ف ۹۹

الانسان سری وانا سرہ (الحدیث)

مراۃ العرفان

منظوم

حضرت قبلہ عالم سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑا شریف

Marfat.com